

کیا عیسیٰ بن مریم دو ہیں؟

مرزا قادیانی اور جماعت قادیانیہ کا ایک دھوکہ اور اس کی حقیقت

جماعت مرزائیہ کی طرف سے ایک شبہ یہ اچھالا جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اُن عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا جن کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شبِ معراج میں ملاقات ہوئی تھی تو ان کا حلیہ بیان فرماتے ہوئے رنگ ”سُرخ“ بتایا، اور جب اُن آنے والے مسیح کا ذکر کیا جن کے ہاتھ سے دجال نے قتل ہونا ہے تو رنگ ”گندمی“ بتایا، لہذا ثابت ہوا کہ پہلے مسیح علیہ السلام اور تھے اور آنے والا مسیح کوئی اور ہے اور چونکہ مرزا قادیانی کا رنگ ”گندمی“ تھا لہذا جس عیسیٰ بن مریم کے آنے کی خبر دی گئی تھی وہ مرزا قادیانی ہی ہے۔

شبہ کا ازالہ:

سب سے پہلے ہم ان احادیث پر نظر ڈالتے ہیں جن کے اندر واقعہ معراج کا ذکر ہے اور پھر جن کے اندر آنے والے مسیح (علیہ السلام) کا ذکر ہے، اس کے بعد ہم اس بات کا جائزہ لیں گے کہ مرزا قادیانی کو دیکھنے والے اس کے مریدوں نے اس کی رنگت کیا بیان کی؟۔

حدیث نمبر 1: (واقعہ اسراء و معراج کے بارے میں)

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَقِيتُ لَيْلَةَ أُسْرِي بِي مُوسَى رَجُلًا أَدَمَ طَوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَاءَ، وَرَأَيْتُ عِيسَى رَجُلًا مَرْبُوعًا، مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، سَبَطَ الرَّأْسَ..... إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ - اسراء کی رات میری ملاقات موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ ہوئی، اُن کا رنگ گندمی، قد لمبا، گھونگریا لے بال والے تھے جیسے (بین کے) قبیلہ شَنْوَاءَ کے لوگ، اور میں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو دیکھا وہ درمیانہ قد، سُرخ و سفید رنگت اور سیدھے بالوں والے تھے۔

(صحيح البخارى: حديث نمبر 3239)

حدیث نمبر 2: (اس میں بھی اسراء و معراج کا بیان ہے)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَيْلَةَ أُسْرِي بِي رَأَيْتُ مُوسَى، وَإِذَا هُوَ رَجُلٌ ضَرْبُ رَجُلٍ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَاءَ، وَرَأَيْتُ عِيسَى فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رَبْعَةٌ

ماہنامہ ”نقیبِ نبوت“ ملتان

مطالعہ قادیا نیت

أَحْمَرُ..... الى آخر الحديث “ اسراء کی رات میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، وہ دبلے پتلے اور سیدھے بالوں تھے، اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، وہ درمیانہ قد اور سرخ رنگ والے تھے۔

(صحیح البخاری: حدیث نمبر 3394، باب قول الله تعالى وهل أتاك حديث موسى)

حدیث نمبر 3: (یہ بھی واقعہ معراج کے متعلق ہے)

”حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رأيت عيسى وموسى وابراهيم، فأما عيسى فأحمر جعد عريض الصدر، وأما موسى فأدم جسيم سبط كأنه من رجال الزط“ میں نے حضرات عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم (علیہ السلام) کو دیکھا، پس عیسیٰ (علیہ السلام) کا رنگ سرخ، بال گھنگھر یا لے اور سینہ چوڑا ہے، لیکن موسیٰ (علیہ السلام) کا رنگ گندمی، موٹا بدن اور سیدھے بالوں والے جیسے ”زط“، یعنی جاٹ لوگ ہوتے ہیں (زط سوڈان کی لمبے قد والی ایک قوم کو بھی کہا جاتا ہے)۔

(صحیح البخاری: حدیث نمبر 3438)

اب غور فرمائیں! پہلی حدیث شریف کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام گھنگھر یا لے بالوں والے اور عیسیٰ علیہ السلام سیدھے بالوں والے، اور دوسری حدیث شریف میں موسیٰ علیہ السلام سیدھے بالوں والے، اسی طرح دوسری حدیث کے مطابق موسیٰ علیہ السلام سیدھے بالوں والے اور دبلے پتلے جیسے شنوہ کے لوگ اور تیسری حدیث کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام گھنگھر یا لے بالوں والے، اور اسی تیسری حدیث کے مطابق موسیٰ علیہ السلام ”جسیم“، یعنی موٹے بدن (زیادہ گوشت) والے جیسے جاٹ ہوتے ہیں۔ اسی طرح پہلی حدیث میں عیسیٰ علیہ السلام کا رنگ ”سرخ“ و سفید“ جبکہ دوسری اور تیسری حدیث میں آپ کا رنگ صرف ”سرخ“ بیان ہوا ہے۔

یاد رہے تینوں احادیث واقعہ معراج سے متعلق ہیں، تو کیا ان تینوں احادیث کی بناء پر یہ کہنا ٹھیک ہوگا کہ معراج کی رات بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات دو موسیٰ علیہ السلام اور دو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوئی تھی؟ ایک موسیٰ علیہ السلام سیدھے بالوں والے تھے اور دوسرے گھنگھر یا لے بالوں والے، ایک نجیف جسم والے تھے اور دوسرے جسیم اور موٹے، اسی طرح ایک عیسیٰ علیہ السلام سیدھے بالوں والے اور سرخ و سفید رنگت والے تھے اور دوسرے عیسیٰ علیہ السلام صرف سرخ رنگ والے اور گھنگھر یا لے بالوں والے؟ ایسا ہرگز نہیں، حقیقت میں نہ موسیٰ علیہ السلام کے حلیہ میں اختلاف ہے اور نہ عیسیٰ علیہ السلام کے، اس کی وضاحت آگے کریں گے، پہلے چند مزید احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں:-

حدیث نمبر 4: (اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خواب کا ذکر ہے)

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وأراني الليلة عند الكعبة في المنام، فإذا رجل آدم، كأحسن ما يرى من آدم الرجال تضرب لِمَتِّهِ بين منكبيه رجل الشعر، يقطر رأسه ماءً، واضعاً يديه على منكبي رجلين وهو يطوف بالبيت، فقلت من هذا؟ فقالوا: هذا المسيح ابن مريم، ثم رأيت رجلاً وراءه جعداً قِطْطاً أعور العين اليمنى، كأشبه من رأيتُ بابن قِطْنٍ واضعاً يديه على منكبي رجل يطوف بالبيت، فقلت من هذا؟ قالوا: المسيح الدجال“ میں کعبہ کے پاس (سو یا تھا) کہ خواب میں ایک گندمی رنگ کا خوبصورت ترین آدمی دیکھا جس کے لمبے سیدھے بال اس کے کندھوں کے درمیانی حصہ کو چھو رہے تھے، سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو (لوگوں) نے کہا: یہ مریم کے بیٹے مسیح (علیہ السلام) ہیں، پھر میں نے اُن کے پیچھے ایک اور آدمی دیکھا جس کے بال بہت زیادہ گھنگریالے تھے، دائیں آنکھ سے اندھا تھا ابن قطن (یعنی عبدالعزیٰ بن قطن) کی طرح دکھتا تھا وہ بھی ایک آدمی کے کندھوں پر ہاتھ رکھے بیت اللہ کے گرد چکر لگا رہا تھا، پس میں نے کہا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ مسیح دجال ہے۔ (صحیح البخاری: حدیث نمبر 3440)

اس حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خواب کا ذکر فرمایا اور اس میں نظر آنے والے مسیح بن مریم (علیہ السلام) کا حلیہ بیان فرماتے ہوئے گندمی رنگ والے حسین ترین اور اُن کے سیدھے بال ذکر فرمائے جو کندھوں کے درمیان تک لمبے تھے۔

اب یہ احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر 5: (اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کی خبر دی گئی ہے)

یہ ایک طویل حدیث ہے، ہم صرف وہ الفاظ نقل کرتے ہیں جو ہمارے موضوع سے متعلق ہیں۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الأنبياء اخوة لعالات، أمهاتهم شتى ودينهم واحد، واني أولى الناس بعيسى بن مريم، لأنه لم يكن بيني وبينه نبي، وإنه نازل، فإذا رأيتموه فاعرفوه: رجلٌ مربوعٌ الى الحمرة والبياض عليه ثوبان مُمَصَّرانِ كأن رأسه يقطر..... الى آخر الحديث“

(مسند احمد بن حنبل: حدیث نمبر 9270 واللفظ له، سنن ابی داود: حدیث نمبر 4324)

مسند احمد کے حوالے سے یہ پوری حدیث دوسرے قادیانی خلیفہ اور مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود

ماہنامہ ”نقیبِ ختم نبوت“ ملتان

مطالعہ قادیانیت

نے اپنے باپ کی نبوت کی دلیل کے طور پر پیش کی ہے، چنانچہ ہم اسی کا کیا ہوا اس حدیث شریف کا مکمل اردو ترجمہ پیش کرتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:-

”یعنی انبیاءِ علیا قیامت بھائیوں کی طرح ہوتے ہیں ان کی مائیں تو مختلف ہوتی ہیں اور دین ایک ہوتا ہے، اور میں عیسیٰ بن مریم سے سب سے زیادہ تعلق رکھنے والا ہوں کیونکہ اُس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں (لہٰذا یکن بیسی وینہ نبی کا صحیح ترجمہ ہے) ان کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرما رہے ہیں جو آپ سے پہلے مبعوث ہو چکے تھے۔ (ناقل) اور وہ نازل ہونے والا ہے۔ پس جب اسے دیکھو تو اُسے پہچان لو کہ وہ درمیانہ قد، سُرخ سفیدی ملا ہوا رنگ اور زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے (مرزا محمود نے اس کا ترجمہ زرد کیا ہے جس سے یہ سمجھ آتا ہے کہ گہرے زرد رنگ کا لباس ہوگا جبکہ مُصَصِّر اُس کپڑے کو کہا جاتا ہے جس میں بہت ہلکی سی زردی ہو، بحوالہ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری۔ جلد 16، صفحہ 55، طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت..... ناقل) اُس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا گو سر پر پانی نہ ہی ڈالا ہو۔ اور وہ صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور جزیہ ترک کر دے گا۔ اور لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دے گا۔ اُس کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ سب مذاہب کو ہلاک کر دے گا اور صرف اسلام رہ جائے گا۔ اور اُس کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ مسیح دجال کو ہلاک کر دے گا اور زمین میں امن قائم ہوگا یہاں تک کہ شیر اونٹوں کے ساتھ اور چیتے گائے بیلوں کے ساتھ اور بھیڑ بکریوں کے ساتھ چرتے پھریں گے اور بچے سانپوں سے کھیلیں گے اور وہ اُن کو نقصان نہ دیں گے۔ عیسیٰ بن مریم چالیس سال تک رہیں گے اور پھر فوت ہو جائیں گے اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔“ (حقیقۃ النبوة، حصہ اول، انوار العلوم، جلد 2، صفحات 508 و 509)

یہ حدیث نقل کر کے قادیانی خلیفہ دوم نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس میں جن عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کا ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے جو کہ سراسر قادیانی سینہ زوری ہے لیکن سرِ دست یہاں ہماری بحث اس سے نہیں، ہمارا مقصد صرف یہ بتانا ہے کہ اس حدیث شریف میں اُن عیسیٰ علیہ السلام کا رنگ جن کے زمانہ میں (ان کے ہاتھوں) دجال نے ہلاک ہونا ہے ”سرخ سفیدی ملا ہوا“ بیان ہوا ہے۔

حدیث نمبر 6: (اس میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی خبر دی گئی ہے)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ عنہ نے فرمایا: ان روح اللہ عیسیٰ بن مریم نازل فیکم، فاذا رأیتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الی الحمرة والبیاض علیہ ثوبان مُصَصِّران کأن رأسہ یقطر وان لم یصبہ بلل فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویدعو الناس الی الاسلام

ماہنامہ ”نقیبِ ختم نبوت“ ملتان

مطالعہ قادیانیت

فیهلک اللہ فی زمانہ المسیح الدجال وتقع الأمانة على اهل الأرض حتى ترعى الأسود مع الابل والنمور مع البقر والذئب مع الغنم ويلعب الصبيان مع الحيات لاتضرهم فيمكث أربعين سنة ثم يتوفى ويصلى عليه المسلمون . هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه “ بے شک روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہا السلام تمہارے اندر نازل ہونے ہوں گے، پس جب انہیں دیکھو تو پہچان لو کہ وہ درمیانہ قد، سُرخ و سفید رنگ اور ہلکے زردی مائل رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے، اُن کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا حالانکہ سر پر پانی نہ ڈالا ہوگا، اور وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے، اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلائیں گے، اور اُن کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ مسیح دجال کو ہلاک کر دے گا اور زمین میں امن قائم ہوگا یہاں تک کہ شیر اونٹوں کے ساتھ اور چیتے گائے بیلوں کے ساتھ اور بھیڑ بکریوں کے ساتھ چرتے پھریں گے اور بچے سانپوں سے کھیلیں گے اور وہ اُن کو نقصان نہ دیں گے۔ پس وہ چالیس سال تک رہیں گے اور پھر فوت ہو جائیں گے اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔“ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

(المستدرک للحاکم، حدیث نمبر 4163، جلد 2، صفحہ 651، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

امام ذہبیؒ نے ”تخیص المستدرک“ میں اس حدیث کو صحیح لکھا ہے۔

اب نتیجہ یہ نکلا کہ حدیث نمبر 4 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس خواب کا ذکر گذرا اس میں نظر آنے والے مسیح بن مریم علیہ السلام کا رنگ ”گندمی“ اور صورت ”حسین ترین“ بیان ہوئی ہے، اور حدیث نمبر 5 اور 6 میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کی خبر دی تو اُن کا رنگ ”سرخ و سفید“ فرمایا، یعنی قادیانی شوشے کی پہلی کڑی ٹوٹ گئی کہ آنے والے مسیح کا رنگ صرف ”گندمی“ بیان ہوا ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایک حدیث میں جس میں خواب کا ذکر ہے ”گندمی رنگ“ اور دوسری احادیث جن کے اندر عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کی خبر دی گئی ہے ”سفید اور سرخ رنگ“ بتایا گیا ہے، تو سب سے پہلے تو قادیانی بتائیں کہ ”آنے والا مسیح“ ایک ہے یا دو؟۔

اب ہم آتے ہیں اس (بظاہر نظر آنے والے) معتمد کی طرف، جہاں تک حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہ السلام کے حلیے میں لفظ ”جمعہ“ آیا ہے تو علماء حدیث نے لکھا ہے کہ وہاں لفظ ”جمعہ“ کا معنی ”گھنگھریالے بالوں والا“ نہیں بلکہ ”کھٹیلے اور مضبوط بدن والا“ ہے (دیکھیں: حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کی فتح الباری شرح صحیح البخاری، جلد 6، صفحہ 486، کتاب الأنبیاء، طبع المكتبة السلفية، اور امام نوویؒ کی شرح صحیح مسلم، صفحہ 205، کتاب الایمان۔ باب الاسراء برسول اللہ الی السموات، طبع بیت الافکار الدولیۃ، بیروت، اسی طرح

ماہنامہ ”نقیبِ ختم نبوت“ ملتان

مطالعہ قادیانیت

”جعد“ کا معنی ”کھیلے بدن والا“ ابن اثیر کی النہایۃ فی غیر الحدیث والأثر، جلد 1، صفحہ 275، طبع المکتبۃ الاسلامیۃ میں بھی لکھا ہے، تو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں کے بال ”سیدھے“ ہی رہے اور ”جعد“ کا یہ معنی نہیں کہ ان میں سے کسی کے بال ”گھنگھر یا لے“ تھے۔ (یاد رہے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہم دونوں قادیانیوں کے مسلمہ اپنے وقت کے مجدد ہیں اور مرزا قادیانی کے نزدیک مجدد کی بات ماننا ضروری ہے)۔ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ ”جسیم“، یعنی موٹے بدن والے تھے تو وہاں ”جسیم“ کا معنی زیادہ گوشت والے یا موٹے نہیں بلکہ اس کا مطلب ہے ”لمبے قد والے“، حافظ ابن حجر نے قاضی عیاضؒ کے حوالے سے یہ بات لکھی ہے (فتح الباری شرح صحیح البخاری، جلد 6، صفحہ 484) لہذا دونوں احادیث کو ملا کر یہ مطلب نکلا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نحیف البدن اور لمبے جسم والے تھے، اس طرح احادیث میں موسیٰ علیہ السلام دونوں بلکہ ایک ہی رہے۔

اب آئیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حلیے کی بات کرتے ہیں، آپ نے دیکھا کہ واقعہ معراج سے متعلقہ احادیث میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رنگ ”سرخ و سفید“ بیان ہوا ہے، اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ و حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں ”سرخ“ رنگ بیان ہوا ہے، اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا ذکر ہے (اور جس کا ترجمہ ہم نے مرزائی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود سے نقل کیا ہے) آپ کا رنگ ”سرخ و سفید“ ہی بیان ہوا ہے جبکہ خواب والی روایت میں جو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ کا رنگ ”گندمی“ بیان ہوا ہے۔

لیکن ہمیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت اسی صحیح بخاری میں ملتی ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ ”لا واللہ ما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعیسیٰ احمر.....“ نہیں اللہ کی قسم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ (علیہ السلام) کے بارے میں ہرگز یہ نہیں فرمایا کہ آپ کا رنگ سرخ ہے۔ (صحیح البخاری: حدیث نمبر 3441)، اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی جس روایت میں ”سرخ“ رنگ کا ذکر ہے اس میں کسی راوی کو غلطی لگی ہے، امام نوویؒ نے شرح صحیح مسلم میں یہی بات یوں بیان کی ہے ”وقد روی البخاری عن ابن عمر رضی اللہ عنہما أنه أنکر رواية احمر وحلف أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یقله یعنی وأنه اشتبه علی الراوی، فیجوز أن يتأول الأحمر علی الآدم، ولا یكون المراد حقيقة الأدمة والحمرة بل ما قاربها“ امام بخاری نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے (جو روایت پہلے گذری۔ ناقل) کہ انہوں نے

ماہنامہ ”نقیبِ ختم نبوت“ ملتان

مطالعہ قادیانیت

”سرخ“ رنگ والی روایت کا انکار کیا ہے اور قسم اٹھا کر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ عنہ نے یہ بات نہیں فرمائی، مطلب یہ ہے کہ کسی راوی کو شبہ لگا ہے شاید اس نے گندی رنگ پر سرخ کا لفظ بول دیا، اور اس سے بھی خالص گندی یا خالص سرخ نہیں بلکہ وہ رنگ مراد ہے جو ان کے قریب قریب ہو (شرح صحیح مسلم للنووی، جلد 2 صفحات 232 و 233، طبع مصر، زیر حدیث نمبر 169، کتاب الایمان۔ باب ذکر المسیح ابن مریم والمسیح الدجال)۔

تو دوستو! نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام وہیں اور نہ ہی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام وہیں، آئیے اس کی مزید وضاحت کے لئے مزید دو احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں تاکہ بات اچھی طرح سمجھ آ جائے، امام ترمذی نے اپنی سنن ترمذی میں صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کے بارے میں دو روایات ذکر کی ہیں:-

روایت نمبر (1):

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ، وَلَا بِالْأَدَمِ، وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ، وَلَا بِالسَّيْطِ..... إلى آخر الحديث“۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم مبارک نہ بہت لمبا تھا نہ چھوٹا (بلکہ درمیانہ تھا)، اور (رنگ کے اعتبار سے) نہ بالکل سفید تھے اور نہ گندی رنگ والے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نہ بالکل سیدھے تھے اور نہ بالکل گھنگھریالے.....

(سنن ترمذی، حدیث نمبر 3623/شمال ترمذی، حدیث نمبر 1)

روایت نمبر (2):

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، حَسَنَ الْجِسْمِ، أَسْمَرَ اللَّوْنِ، وَكَانَ شَعْرُهُ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبِطٍ إِذَا مَشَى يَتَغَفَّأُ۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کا قدم مبارک) نہایت معتدل تھا، نہ زیادہ لمبا اور نہ چھوٹا، خوبصورت جسم والے تھے، آپ کا رنگ مبارک گندی تھا، اور آپ کے بال مبارک نہ بالکل گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے، آپ جب چلتے تھے تو آگے کو جھک کر چلتے تھے۔ (سنن ترمذی، حدیث نمبر 1754/شمال ترمذی، حدیث نمبر 2)

یہ دونوں روایات صحیح ہیں اور سنن ترمذی و شمال ترمذی کے علاوہ بہت سی دوسری کتب حدیث میں بھی موجود ہیں، لیکن اگر الفاظ کو دیکھا جائے تو پہلی روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک

ماہنامہ ”نقیبِ ختم نبوت“ ملتان

مطالعہ قادیانیت

”آدم“ یعنی گندمی نہیں تھا، جبکہ دوسری روایت میں یہی حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ”أَسْمَرُ اللَّوْنُ“ یعنی گندمی رنگت والے تھے (آدم اور اُسمر دونوں کا معنی گندمی یا سانولا ہوتا ہے)، تو اب جماعت قادیانیہ کی منطق کی رُو سے یہاں بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے چونکہ دو قسم کی رنگت بیان فرمائی ہے اس سے ثابت ہوا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سامنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی دو تھے۔

نتیجہ:

حقیقت یہ ہے کہ رنگ بیان کرنے والا کبھی کسی کا رنگ ”سُرخ“ یا ”سفید“ بیان کر دیتا ہے لیکن اس کی مراد خالص سفید یا سُرخ نہیں ہوتا، کیونکہ کسی انسان کا رنگ نہ تو خون کی طرح سرخ ہوتا ہے اور نہ ہی دودھ کی طرح سفید، اسی طرح کسی کا رنگ ”گندمی“ بیان کر دیا جاتا ہے لیکن اس سے مراد بالکل سانولا رنگ نہیں ہوتا، کوئی سُرخ و سفید رنگت والا کبھی کسی وجہ سے گندمی یا سانولا بھی دکھ سکتا ہے (مثال کے طور پر گرمی کے موسم میں دھوپ کی وجہ سے) اور کوئی گندمی رنگ والا کبھی سُرخ بھی دکھ سکتا ہے مثال کے طور پر غصے کی حالت میں یا کوئی زور والا کام کرتے ہوئے، لہذا اگر جماعت قادیانیہ کا یہ اصرار ہے کہ روایات میں رنگت کے اختلاف کی وجہ سے عیسیٰ علیہ السلام دو ثابت ہوتے ہیں تو پھر انہیں موسیٰ علیہ السلام بھی دو ماننے ہوں گے اور صحابہ کے زمانے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی دو ماننے ہوں گے، اور جیسا کہ بیان ہوا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تو قسم اٹھا کر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بارے میں ہرگز نہیں فرمایا کہ ان کا رنگ سُرخ تھا (لہذا یہ بعد کے کسی راوی کے الفاظ ہیں)۔

مرزا قادیانی کا حلیہ اس کے مریدوں کے الفاظ میں:

قارئین محترم! آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ مرزا قادیانی کے چہرے کی رنگت بھی خود اس کے مریدوں نے کہیں ”سُرخ“ اور کہیں ”سفید و سُرخ گندمی“ بیان کی ہے، مرزا کا مرید خاص مفتی محمد صادق اپنی قادیان میں آمد اور مرزا کے حلیہ کا حال بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

”آپ کی ریش مبارک مہندی سے رنگی ہوئی تھی، چہرہ بھی سُرخ اور چمکیلا“ (ذکر حبیب، طبع جدید، جلد اول، صفحہ 4)

ایک دوسری جگہ یہی مفتی محمد صادق مرزا کا تفصیلی حلیہ بتاتے ہوئے لکھتا ہے:-

”رنگ سُرخ و سفید گندمی تھا، جب آپ ہنستے تھے تو چہرہ بہت سُرخ ہو جاتا تھا“۔

(ذکر حبیب، طبع جدید، جلد اول، صفحہ 25)

اب ہمارا سوال ہے کہ کیا قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی دو تھے یا ایک؟ اگر ایک ہی تھا تو پھر کیا وجہ ہے کہ

کہیں اسے کارنگ ”چمکتا ہوا سُرخ“ اور کہیں ”سُرخ و سفید گندمی“ بتایا جا رہا ہے جو ہنسنے پر بہت زیادہ سُرخ ہو جاتا تھا؟۔ اور یہ بات بھی ہمیشہ پیش نظر رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام احادیث میں ”مریم کے بیٹے عیسیٰ“ کا نام صاف طور پر ذکر کیا ہے کسی ”چراغِ نبی“ کے بیٹے کا کوئی ذکر نہیں کیا، اور کسی صحابی، محدث، مفسر یا مجدد کے ذہن میں یہ خیال تک کبھی نہیں گذرا کہ عیسیٰ علیہ السلام دو ہیں، اور نہ ان کے تصور میں یہ بات تھی کہ اس امت میں سے کسی ”چراغِ نبی“ کے بیٹے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ”عیسیٰ بن مریم“ فرمایا ہے، پھر صحیح بخاری کی جس حدیث کو لے کر جماعت مرزا یہ شبہ پیش کرتی ہے کہ آنے والے مسیح کا رنگ ”گندمی“ بیان ہوا ہے اس میں یہ الفاظ بھی ہیں ”کأحسن ما يُرى من أدم الرجال“ (جس کا ترجمہ ہے) گندمی رنگ والے مردوں میں سے خوبصورت اور حسین ترین نظر آنے والے، اب اگر بنظر انصاف مرزا غلام احمد قادیانی کی صورت دیکھیں تو ”خوبصورت ترین“ تو دور کی بات صرف ”خوبصورت“ اور ”حسین“ کا لفظ بھی اُس پر نہیں بولا جاسکتا، قارئین سے گزارش ہے کہ مرزا قادیانی کی تصویر کو (جو اس کی بہت سی کتابوں کے شروع میں چھپی ملے گی) غور سے دیکھیں تو انہیں صاف نظر آئے گا کہ اس کے چہرے کے خدو خال میں تناسب ہی نہیں، ایک آنکھ بڑی اور دوسری چھوٹی، گردن اکثر تصویروں میں ٹیڑھی نظر آتی ہے، اور اس کی آنکھیں تو ہمیشہ ”نیم بند“ رہتی تھیں۔

lahore.jpg not found.